بے مثل بشریت

مصنف

مولانا اصغر علی نوشاہی قادری صاحب

ناشر

مکتبہ نوشاہیہ

لکھا چوک گلی نمبر ۹ ستارہ کالونی نمبر ۲ چونگی امر سدھو لاہور۔

فون:03064743623......0322-5343708

نام کتاب	بے مثل بشریت
باہتمام	ابوالولی مولانا اصغر علی نوشاہی صاحب
کمپوزنگ	محمد وسیم الرحمان نوشاہی صاحب
سن اشاعت	2021ء

فہرست

مسکراہٹ مبارک

پشت مبارک

قلب مبارک

سینہ مبارک

شکم مبارک

ناخن مبارک

خون مبارک

دعا مبارک

نماز جنازہ

علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق فرمایا تو اس کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ پھر ان انبیاء کو ان خصوصیات سے نوازا جو ایک عام انسان میں موجود نہیں تھیں۔ یعنی انبیاء کو بھی بشر ہی پیدا فرمایا لیکن انہیں مخصوص معجزے عطا فرمائے جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء بھی بشر ہی ہیں لیکن عام لوگوں کی طرح نہیں۔ جب انبیاء کا سلسلہ اختتام کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حبیب طبیب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو اپنا آخری نبی بنا کر بھیجا۔ چونکہ آپ ﷺ تمام امتوں اور انبیاء کے لیے نبی بن کر آئے ہیں اس لیے ضروری تھا کہ آپ ﷺ کو وہ خاص خصوصیات سے نوازا جاتا جو نہ تو کسی نبی میں ہوں اور نہ ہی کسی امتی میں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو چند معجزے عطا فرمائے لیکن ہمارے پیارے آقا ﷺ خود معجزہ بن کر آئے۔ آپ ﷺ کے سر اقدس سے لے کر پاؤں مبارک تک ہر چیز بے مثل اور بے مثال ہے۔ وہ چاہے حضور اکرم ﷺ کے موئے مبارک ہوں، پیشانی مبارک کی چمک ہو، سرمگیں آنکھیں ہوں، نور سے بھری ناک مبارک ہو، گل قدس کے وہ باریک ہونٹ مبارک ہوں، چمکتا ہوا چہرہ اقدس ہو، گھنی داڑھی مبارک ہو، کشادہ سینہ مبارک ہو، دودھ سے زیادہ سفید پیٹ مبارک ہو، پنڈلی مبارک ہو، نورانی ایڑھی مبارک ہو، یداللہ کے ہاتھ مبارک ہوں یا قدم مبارک ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے ایک ایک عضو کو لاکھوں معجزوں سے نوازا ہے۔ حضور اکرم ﷺ جیسا خوبصورت اچھے اخلاق والا، اچھی عادات والا، اچھی گفتار والا، سخی، بہادر، بادشاہ، رفیق، شفیق اور آپ ﷺ سے زیادہ پیار کرنے والا آج تک نہ کائنات میں آیا ہے اور نہ ہی آئے گا کیونکہ جس کو جو بھی بھلائی ملی ہے وہ آپ ﷺ کے وسیلہ جمیلہ سے ملی ہے۔

بے مثل بشریت:

مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيهِمْ اورنہیں ہے اللہ تعالیٰ کہ عذاب دے انہیں حالانکہ آپ تشریف فرما ہیں ان میں (9الانفال33)

تاجدار کائنات ﷺ کا جسم اقدس ایسا بے مثل نور ہے تو آپ سے بڑھ کر نور کوئی نہیں اگر بشر ہے تو آپ سے بڑھ کر بشر کوئی نہیں یہ وہی جسم اقدس ہے جس گلی سے گزرتے ہیں وہ گلی معطر ہو جاتی ہے جس صحابی رسول سے یہ جسم مس ہوتا ہے وہ بھی معطر ہو جاتے ہیں اور یہی وہ بے مثل جسم اقدس ہے جو عالم لامکاں میں جا کر رب دو عالم کا دیدار کرتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهیٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْ فَاِنَّكَ تَوَاصَلُ قَالَ اَيُّكُمْ مِثْلِیُ ؟اِنِّی اَبِیْتُ يُطْعَمُنِی رَبِّی وَ يَسْقِيْنِی (صحیح بخاری،7242)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ نے عرض کی حضور آپ ﷺ تو رکھتے ہیں۔تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کون میری مثل ہے۔مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھے یعنی نہ سحری فرماتے اور نہ ہی افطاری کرتے۔صحابہ کرام نے دیکھا تو اتباع سنت میں انہوں نے بھی روزے رکھنے شروع کر دیئے تو صحابہ اکرام بیمار پڑ گئے حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کی یہ حالت دیکھی تو

فرمایا تم میں میری مثل کون ہے؟اس حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہم بھی بشر ہیں اور حضور اکرم ﷺ بھی بشر ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ ہمارا جسم سولہ گھنٹے کا روزہ بمشکل رکھتا ہے اور تاجدار کائنات ﷺ کا بے مثل جسم اقدس مسلسل کچھ کھائے پیئے بغیر روزے رکھ سکتا ہے۔

بلکہ حدیث پاک میں تو یہاں تک آتا ہے کہ:

عَنْ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّہٗ اُعْطِیَ قُوَّۃَ ثَلَاثِیْنَ

آپ ﷺ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی (صحیح بخاری،268)

ایک انسان سے انسان ہی محبت کرتا ہے بے جان چیزیں انسان سے محبت نہیں کرتیں۔لیکن تاجدار کائنات ﷺ کیسے بے مثل انسان ہیں کہ لکڑی بھی آپ ﷺ کے فراق میں رو پڑی اور اتنی شدت سے روئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لَوْ لَمْ اَحْتَضِنْہُ لَحَنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

اگر ہم اسے چپ نہ کرواتے تو یہ قیامت تک روتی رہتی۔ (سنن دارمی،39)

اس لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر رسول اللہ ﷺ وعظ و نصیحت فرمایا کرتے لیکن جیسے ہی ٹیک لگانا چھوڑ دی تو لکڑی نے حضور کی جدائی میں آہ و بکا کرنا شروع کر دیا۔تو پتہ چلا کہ رسول اکرم ﷺ کا جسم اقدس اتنا بے مثل ہے کہ انسان ہی نہیں بلکہ لکڑیاں بھی آپ ﷺ سے پیار کرتی ہیں۔یہ جسم مصطفیٰ ہی کا خاصہ ہے ورنہ ہماری جدائی میں آج تک کوئی لکڑی نہیں روئی۔

ہم سے پچھلی قوموں نے ایک ایک گناہ کیا اور ان کو عذاب نے آن گھیرا لیکن

آج لوگ کئی گناہ کرتے ہیں لیکن عذاب نہیں آتا آپ ﷺ کے وجود اقدس کی برکت ہی ہے کہ نہ صرف مسلمان بلکہ کفار بھی عذاب سے بچے ہوئے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَّ مِنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَجَدُوْ مِنْهُ رَائِحَةَ الطِّيِّبِ (خصائص الکبریٰ 67/1)

تاجدار کائنات ﷺ جب مدینہ کی گلیوں میں سے کسی گلی سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے آپ ﷺ کی پاکیزہ خوشبو پاتے۔

ایک ہمارا جسم ہے کہ خوشبو لگا کر کسی گلی سے گزر جائیں تو بعد میں اس گلی سے خوشبو نہیں آتی جبکہ ایک تاجدار کائنات ﷺ کا بے مثل جسم اقدس ہے کہ خوشبو لگائے بغیر گلیاں معطر ہو جاتی ہیں۔

یہ وہی جسم اقدس ہے جس پر کبھی بھی مکھی نہیں بیٹھی کیونکہ مکھی گندگی پر بیٹھتی ہے اور یہ تو ایسا جسم اقدس ہے جو دوسروں کے دلوں کے میل اتارتا ہے۔

معراج کی رات صدرۃ المنتھیٰ پر جا کر جبریل امین نے عرض کی حضور میں اس سے آگے نہیں جا سکتا۔

اِنْ تَجَاوَزْتُهُ اِحْتَرَقْتُ بِالنُّوْرِ (مواہب لدنیہ 381/2)

اگر میں اس سے آگے بڑھا تو نور کی وجہ سے جل جاؤں گا۔

تو حضور اکرم ﷺ نے جبریل امین کا ہاتھ پکڑا اور صدرۃ المنتھیٰ سے صرف ایک قدم آگے بڑھے تو وہ جبریل امین جن کا ایک پر مشرق اور دوسرا مغرب کو ڈھانپ لیتا ہے وہ سکڑ کر ایک چھوٹا سا پرندہ بن گئے۔ جبریل امین وہ مخلوق ہیں جنہیں صرف نور ہی

سے تخلیق کیا گیا ہے تو پتہ چلا کہ جہاں پر نوریوں کے سردار کے مقام کی انتہا ہوتی ہے وہاں محمد عربی ﷺ کے بے مثل جسم اقدس کے مقام کی ابتداء ہوتی ہے۔

پسینہ مبارک:

رسول اللہ ﷺ کا پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔اور جب آپ کے چہرہ اقدس پر پسینہ آتا تو دیکھنے والے کو یقین ہو جاتا کہ ہیروں اور جواہرات نے جو بھی چمک اور دھمک پائی ہے وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کے قطروں سے ہی پائی ہے۔

نَامَ النَّبِیُّ ﷺ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهٖ وَ شَعَرِهٖ فَجَمَعَتْهُ فِیْ قَارُوْرَةٍ (صحیح بخاری،5925)

نبی کریم ﷺ حضرت ام سلیم کے گھر میں سوئے تو انہوں نے حضور کا پسینہ اور بال مبارک شیشی میں ڈال لیے۔

اور پھر وہ پسینہ مبارک جس چیز کو لگایا جاتا وہ چیز معطر ہو جاتی۔تو ایک ہمارا جسم ہے کہ اس سے پسینہ نکلتا ہے تو بدبو پیدا ہوتی ہے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کا بے مثل جسم اقدس ہے کہ اس سے نکلنے والا پسینہ بھی خوشبودار ہے اور جس چیز کو لگایا جاتا ہے وہ چیز بھی خوشبودار ہو جاتی ہے۔

چہرہ مبارک:

وَالضُّحٰی (پ30 الضحیٰ 1) قسم ہے روز روشن کی۔

تاجدار کائنات ﷺ کے چہرہ اقدس کی ادنیٰ سی مثال یہ ہے کہ آپ کا چہرہ اقدس چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ حسین تھا۔تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کسی نے کسی کا چہرہ دیکھا ہو اور اپنا مذہب ہی بدل لیا ہو۔لیکن تاجدار

کائنات ﷺ کا چہرہ اقدس اتنا حسین ہے کہ کئی کافر صرف آپ کا چہرہ دیکھ کر ایمان لے آئے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّىٰ كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ

(صحیح بخاری 6333)

حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ اقدس چمک اٹھتا گویا کہ چاند کا ٹکڑا ہو۔

یہ بات حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی نورانیت کو دیکھ کر نہیں کی اس لیے کہ نور محمد کا عالم یہ ہے کہ وہ بغیر حجاب کے عالم لامکاں میں رب کا جلوہ دیکھتا ہے اور وہ تو جانتے ہیں کہ چاند کا نور حضور کے نور کے صدقے ہے۔ یہ بات آپ رضی اللہ عنہ نے بشریت مصطفے ﷺ کو دیکھ کر کہی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایسے بے مثل بشر ہیں کہ چاند کی روشنی بھی آپ ﷺ کے حسن کے سامنے پھیکی ہے۔

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
حسن نمکیں والا ہمارا نبی ﷺ

ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک رومال کو جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا جب باہر نکالا تو وہ رومال جلنے کی بجائے پہلے سے بھی زیادہ سفید ہو گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ رومال حضور اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس سے مس ہوا تھا۔ تو پتہ چلا کہ حضور کا روئے مبارک اتنا دلکش ہے کہ آپ کے چہرے سے مس کیے ہوئے رومال کو آگ بھی نہیں جلا سکتی۔

جورومال رسول اللہ ﷺ کے چہرے کومس کرلے اس کو آگ نہیں چھوسکتی تو جن صحابہ اکرام کے سینوں میں صورت مصطفےٰ نقش ہوان پر دوزخ کی آگ کیسے اثر کرسکتی ہے۔اس لیے حضور نے فرمایا جب مومنین پل صراط سے گزریں گے تو دوزخ اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا اے اللہ ان کو پل صراط سے جلدی گزار دے کیونکہ ان کے ایمان کے نور کی وجہ سے میری آگ ٹھنڈی ہورہی ہے۔

عَنْ اَنَس بِنْ مَالِكُ فَاَمَرَ بِالْمِنْدِيْلِ فَطَرَحَ فِيهِ فَخَرَجَ اَبِيضُ كَاَنَّهاَاللَّبَنُ اُلْحَلِيْبِ فَقُلْت يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا مِنْدِيْلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ بِهِ وَجْهُهُ

(خصائص الکبریٰ، 2/123)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رومال کو اس (تندور) میں ڈالا جب نکالا تو وہ سفید دودھ کی طرح چمک اٹھا تو میں نے پوچھا اے ابوحمزہ یہ کیا ہے تو کہنے لگے کہ یہ وہ رومال ہے جسے رسول اللہ ﷺ اپنے چہرے سے مس کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کپڑے سی رہی تھیں کہ اچانک ان کی سوئی گم گئی اور ارد گرد اندھیرا تھا۔لیکن جیسے ہی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے نور نکلا جس کی وجہ سے انہیں سوئی مل گئی۔تو ایک ہم ہیں کہ ہمیں اندھیرے میں اپنا چہرہ ہی نظر نہیں آتا اور ایک چہرہ مصطفےٰ کی نورانیت کا یہ عالم ہے کہ حضرت عائشہ کی گمی ہوئی سوئی مل جاتی ہے۔

چہرہ مصطفٰے ﷺ مثل قرآن ہے
عاشقوں کی تلاوت پہ لاکھوں سلام

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كُنْتُ أُخِيطُ ثَوْبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَقَطَتْ مِنِّى الْإِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَبَيَّنَتِ الْإِبْرَةُ مِنْ شُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کے کپڑے سیا کرتی تھی تو میری سوئی گر گئی۔ میں نے ڈھونڈی لیکن نہ ملی۔ پس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ان کے چہرہ اقدس کے نور کی شعاع سے میری سوئی روشن ہوگئی (یعنی مجھے سوئی مل گئی)۔

لسان المیزان 22/6

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا نے جب حضور اکرم ﷺ کا حسن اپنے شوہر کے سامنے بیان کیا تو فرمایا کہ اے میرے شوہر میں تجھے کیا بتاؤں کہ وہ مبارک کتنا سوہنا ہے کہ کوئی قریب سے دیکھے یا دور سے دیکھے وہ بڑا حسین لگتا ہے۔

اَحْسَنُ مِنْ قَرِيْبٍ وَ اَجْمَلُ مِنْ بَعِيْدٍ قریب سے خوبصورت لگتا ہے اور دور سے بھی حسین لگتا ہے۔

ہمارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور وہ خوبصورت ہو تو اس کے حسین چہرے کے چرچے کیے جاتے ہیں کہ فلاں کے گھر میں بچہ پیدا ہوا ہے جس کا چہرہ بڑا حسین ہے تو ہمارے خوبصورت چہرے کے چرچے لوگ گلیوں اور بازاروں میں کرتے ہیں اور چہرہ مصطفٰی کے حسن کے چرچے خود رب تعالٰی قرآن مجید میں کرتا ہے۔ والضحٰی اے محبوب

تیرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے چہرے کی قسم۔

اسی حسین چہرے کو جب حضرت حسان بن ثابت نے دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھے کہ

اَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرىٰ قَطُّ عَيْنِىْ حضور آپ ﷺ جیسا حسین میری آنکھ نے پہلے دیکھا ہی نہیں ہے۔

اب سوال کرنے والا سوال کر سکتا تھا کہ اے حسان تم نے نہیں دیکھا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کوئی ان سے بڑھ کر حسین موجود ہو۔ تو حضرت حسان نے اس بات کا بھی جواب دے دیا فرمایا:

اجمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ کسی ماں نے آپ ﷺ جیسا حسین جنا ہی نہیں۔

ایک مرتبہ جبریل امین علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ اے جبریل آج مجھے اپنا حسن تو دکھا۔ تو جبریل امین نے اپنے سارے بازو کھول دیے۔ پھر جبریل امین نے عرض کی کہ حضور آپ مجھے اپنا حسن دکھائیں تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے چہرہ اقدس پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اے جبریل تو نے آدم کو بھی دیکھا ہے، نوح کو بھی دیکھا ہے، ابراہیم کو بھی دیکھا ہے، موسیٰ کو بھی دیکھا ہے، عیسیٰ کو بھی دیکھا ہے، یہاں تک کہ حسن کے شہنشاہ یوسف کو بھی دیکھا ہے بتا مجھ سے بڑھ کر کسی کو حسین دیکھا ہے؟

تو جبریل امین نے عرض کی حضور میں نے آدم کو بھی دیکھا ہے، نوح کو بھی

دیکھا ہے، ابراہیم کو بھی دیکھا ہے، موسیٰ کو بھی دیکھا ہے، عیسیٰ کو بھی دیکھا ہے، یہاں تک کہ حسن کے شہنشاہ یوسف کو بھی دیکھا ہے لیکن آپ ﷺ سے بڑھ کر میں نے کوئی حسین دیکھا ہی نہیں۔ جبریل حضور سے بڑھ کر کوئی حسین کیسے دیکھ لیتے کہ اللہ نے اپنے یار سے بڑھ کر کوئی حسین پیدا ہی نہیں کیا۔

چشم مبارک:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی آنکھ نہ بہکی اور نہ ہی حد سے آگے بڑھی۔

پ27 النجم 17

ہمارے تاجدار کائنات ﷺ ایسی بے مثل چشم مبارک رکھتے ہیں کہ وہ جس طرح حال کو دیکھتی ہے اسی طرح ماضی اور مستقبل کو بھی دیکھتی ہے جو ہو چکا اسے بھی دیکھتی ہے اور جو ہونیوالا ہے اسے بھی دیکھتی ہے۔ حضور ﷺ نے خود ارشاد فرمایا کہ قرب قیامت میں میرے کچھ غلام دجال کے مقابلہ میں نکلیں گے۔ سنو میں محمد ان غلاموں کے ناموں کو جانتا ہوں اور فرمایا کہ میں ان کے باپوں کے ناموں کو بھی جانتا ہوں۔ فرمایا کہ میرے غلام جن گھوڑوں پر سوار ہو کر دجال کا مقابلہ کریں گے میں محمد ان گھوڑوں کے رنگوں کو بھی جانتا ہوں۔

یعنی حضور اکرم ﷺ نے سینکڑوں صدیاں پہلے ہی اپنے ان غلاموں کو، ان کے باپوں کو اور ان غلاموں کے گھوڑوں کے رنگوں کو بھی ملاحظہ فرمایا ہے۔ جو کام ہو رہا ہو ہماری آنکھ اس کو بھی کما حقہ نہیں دیکھ پاتی لیکن یہ حضور اکرم ﷺ کی چشمان مبارک کی شان ہے کہ جو کام ابھی نہیں ہوا حضور اس کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ کب اور کیسے ہوگا۔

ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں اس شرط پر ایمان لاؤں گا کہ میں دن میں پانچ کی بجائے صرف دو نمازیں پڑھوں گا تو آقا کریم ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے تم دو نمازیں ہی پڑھ لینا۔ لیکن بعد میں جب اس شخص کو نماز پڑھنے میں لطف آنے لگا تو اس نے پانچوں نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔ نگاہ نبوت یہ دیکھ رہی تھی کہ دو نمازیں پڑھنے سے اس کو اتنی مٹھاس اور اتنا لطف آئے گا کہ یہ مکمل نمازوں کی پابندی کرے گا۔ (مسند احمد 363/5)

آنکھ کی ساخت:

ہماری آنکھ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی بنائی ہے کہ ہم ایک وقت میں ایک ہی طرف دیکھ سکتے ہیں یعنی ایک ہی وقت میں اگر ہم دائیں دیکھتے ہیں تو بائیں نہیں دیکھ سکتے اور اگر بائیں دیکھتے ہیں تو دائیں نہیں دیکھ سکتے۔

اسی طرح ایک ہی وقت میں ہم اوپر دیکھ سکتے ہیں نیچے نہیں دیکھ سکتے یا نیچے دیکھ سکتے ہیں اوپر نہیں دیکھ سکتے لیکن رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کی ساخت اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی بنائی تھی کہ آپ ایک ہی وقت میں جدھر جدھر چاہتے دیکھ لیتے۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ اکرم کو ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ لَاَ رَاکُمْ مِنْ وَرَائِیْ کَمَا رَاکُمْ	میں تمہیں پیچھے سے بھی ویسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں۔
(صحیح بخاری 6268)	

میں تمہیں پیچھے سے بھی ویسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں اور تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے۔

رکوع ظاہر ہے کہ ہر دیکھنے والے کو نظر آتا ہے کہ بندہ رکوع کر رہا ہے لیکن خشوع باطن میں ہوتا ہے جسے کوئی نہیں دیکھ سکتا لیکن ہمارے تاجدار کائنات ﷺ ایسی بے مثل چشم اقدس رکھتے ہیں کہ ظاہر کو بھی دیکھتی ہے اور باطن کو بھی دیکھتی ہے۔

اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحُ الشَّامَ — مجھے شام کی کنجیاں دے دی گئی ہیں

اُعْطِيْت مَفَاتِيْحُ فَارِسَ — مجھے فارس کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔

مسند احمد، 18694

جب غزوہ خندق کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے پتھر پر ضرب لگائی تو فرمایا کہ میں نے شام اور فارس کے محلات فتح ہوتے ہوئے دیکھ لیے۔ اگر ہم کسی پتھر پر ہتھوڑا ماریں تو ہمیں اس میں سے گرد و غبار نکلتی ہوئی نظر آتی ہے تو ایک ہماری آنکھ ہے کہ پتھر پر ٹھوکر لگانے سے گرد و غبار دیکھتی ہے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کی بے مثل آنکھ مبارک ہے کہ پتھر پر ٹھوکر لگانے سے سالوں بعد ہونے والی فتوحات کو دیکھ لیتی ہے۔

دوسری بات کہ ہمیں کسی علاقے کو فتح کرنے کے لیے اسلحہ اور فوج چاہیے لیکن تاجدار کائنات ﷺ ایسے بے مثل بشر ہیں کہ آپ اسلحے اور فوج کے بغیر صرف پتھر پر ہتھوڑا مارتے ہیں تو شام اور فارس کے علاقے فتح ہو جاتے ہیں۔

جب مرحب کا مقابلہ حضرت علی سے ہوا تو لڑائی شروع ہونے کے بعد اتنی شدید لڑائی ہوئی کہ ہر طرف دھول ہی دھول اور گرد ہی گرد نظر آنے لگی۔ نہ حضرت علی نظر آ رہے تھے نہ مرحب۔ اسی دوران حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے علی نے

مرحب کو واصل جہنم کر دیا ہے جبکہ صحابہ اکرام فرماتے ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آ رہا تھا۔تو ایک ہماری آنکھ ہے کہ گرد اور دھول میں کچھ نہیں دیکھ سکتی اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کی بے مثل آنکھ مبارک ہے کہ شدید گرد اور دھول میں یہ بھی دیکھتی ہے کہ حضرت علی کیسے لڑ رہے ہیں اور یہ بھی دیکھتی ہے کہ حضرت علی نے مرحب کو قتل کر ڈالا ہے۔

ایک صحابی رسول حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور میرا ایک سوال ہے تو حضور نے فرمایا سوال تم بتاؤ گے یا میں بتا دوں تو صحابی رسول نے عرض کی حضور اگر آپ بتا دیں تو اور بھی بہتر ہو جائے گا۔تو حضور نے فرمایا تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ نیکی کیا ہے اور برائی کیا ہے۔عرض کی جی حضور یہی پوچھنا چاہتا ہوں۔تو آقا کریم ﷺ نے فرمایا کہ نیکی حسن اخلاق ہے اور برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے۔تو ایک ہماری آنکھ ہے جو ظاہر کو دیکھتی ہے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کی بے مثل آنکھ مبارک ہے کہ دل میں چھپی باتوں کو بھی دیکھ لیتی ہے۔

عَنِ النَّوَاسِ بُنِ سِمُعَانَ الْاَنُصَارِی قَالَ سَاَلْتُ رَسُوُلَ الله ﷺ عَن الُبِرِّ وَالُاِثُمِ فَقَالَ الُبِرُّ حُسُنُ الُخُلُقِ وَالُاِثُمُ مَا حَاكَ فِيُ صَدُرِكَ وَكَرِهُتَ اَنُ يَّطَّلِعَ عَلَيُهِ النَّاسِ (صحیح بخاری 6516)	حضرت نواس بن سمعان انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو کے لوگ اسے جانیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَرۡحَمُ اُمَّتِی بِاُمَّتِی اَبُوۡ بَکۡرٍ — میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

اور دوسری حدیث پاک میں فرمایا:

یَطۡلَعُ عَلَیۡکُمۡ رَجُلٌ مِنۡ اَھۡلِ الۡجَنَّۃِ — (اے صحابہ) تمہارے پاس جنتی شخصوں

فَاطۡلَعَ اَبُوۡ بَکۡرٍ — میں سے ایک شخص آئے گا۔ پس صدیق اکبر آئے۔

یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ رحم دلی کا تعلق دنیا سے ہے جبکہ جنت کا تعلق آخرت سے ہے تو پتہ چلا کہ تاجدار کائنات ﷺ ایسی بے مثل آنکھ مبارک رکھتے ہیں جو اپنے امتی کی دنیا کو بھی دیکھتی ہے اور آخرت کو بھی دیکھتی ہے۔ اور رحم دلی کا تعلق دل کے ساتھ ہوتا ہے یعنی تاجدار کائنات ﷺ کی بے مثل چشم مبارک اپنے امتی کے دل کی کیفیت کو بھی دیکھتی ہے۔

ابروئے مبارک:

وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی — اور (قسم ہے) رات کی جب وہ سکون کے ساتھ چھا جائے

(پ30 الضحیٰ 2)

بسا اوقات کوئی چیز دور سے خوبصورت نظر آتی ہے لیکن قریب سے نہیں۔ یا قریب سے خوبصورت نظر آتی ہے دور سے نہیں لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر عضو قریب سے خوبصورت نظر آتا اور دور سے بھی حسین دکھتا۔ رسول اللہ ﷺ کے ابروئے مبارک دور سے بھی خوبصورت دکھائی دیتے اور قریب سے بھی خوبصورت دکھائی دیتے۔

جب حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیغام لے کر گئے تو فرمایا کہ آپ حضور سے اتنی محبت کرتے ہیں تو کبھی ان کی زیارت کرنے کیوں نہیں آئے؟ تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ نے حضور کو دیکھا ہے؟ تو حضرت علی اور حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم تو ہر وقت رہتے ہی ان کے پاس ہیں۔

تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا بتاؤ کہ حضور کے ابروئے مبارک جڑے ہوئے تھے یا نہیں۔تو حضرت علی اور حضرت عمر خاموش ہو گئے پھر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے خود ہی فرمایا کہ جب حضور اکرم ﷺ دور سے آرہے ہوتے تو ابرو مبارک ملے ہوئے نظر آتے اور جب قریب آجاتے تو الگ الگ نظر آتے۔ یہ تاجدار کائنات ﷺ کے بے مثل ابروئے مبارک ہیں کہ دور سے ملے ہوئے اور قریب سے علیحدہ علیحدہ نظر آتے تھے۔

ناک مبارک:

تاجدار کائنات ﷺ کی ناک مبارک خوبصورت اور دراز تھی جس کے اوپر ہر وقت ایک نور رہتا تھا جس کی وجہ سے دیکھنے والا سمجھتا تھا کہ آپ ﷺ کی ناک مبارک اونچی ہے حالانکہ ناک مبارک اونچی نہیں تھی بلکہ وہ نور اونچا تھا جس نے ناک مبارک کو گھیرا ہوا تھا۔

ایک ہماری ناک ہے کہ کوئی شخص کتنی ہی تیز خوشبو لگا کر مسجد کے باہر بیٹھ جائے لیکن اگر ہم مسجد کے اندر بیٹھے ہیں تو ہمیں اس کی خوشبو نہیں آتی لیکن تاجدار کائنات ﷺ کی

بنی (ناک) مبارک کتنی بے مثل ہے کہ مدینہ شریف میں بیٹھ کر فرماتے ہیں

اِنِّی لَاجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰن مِنْ قِبَلِ الْیَمَن — مجھے یمن کی طرف سے رحمٰن کی خوشبو آتی ہے (یعنی اویس قرنی کی خوشبو آتی ہے۔)

ایسی بے مثل ناک مبارک ہے کہ زہر آلودہ کھانا لایا گیا تو سونگھ کر ہی بتا دیا کہ اس میں زہر ہے۔

رسول اللہ ﷺ حسنین کریمین کو سونگھا کرتے تھے تو کسی نے عرض کی حضور آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا مجھے ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ تو ایک ہماری ناک ہے کہ اگر کوئی شخص خوشبو لگا کر تھوڑی دور بیٹھ جائے تو ہمیں اس کی خوشبو نہیں آتی اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کی بے مثل ناک مبارک ہے کہ زمین پر بیٹھ کر آپ سات آسمانوں سے اوپر جنت کی خوشبو کو سونگھ لیتے ہیں۔ حضور جانتے ہیں کہ جنت کی خوشبو کیسی ہے اسی لئے فرمایا مجھے ان میں سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

کان مبارک:

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ فرائض کی ادائیگی کر کے میرے عذاب سے بچ جاتا ہے اور نوافل ادا کر کے میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ:

كُنْتُ سَمْعُهُ الَّذِی یَسْمَعُ بِهٖ — میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔

كُنْتُ بَصَرَهُ الَّذِی یُبْصِرُ بِه — اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ

دیکھتا ہے۔

كُنْتُ رِجْلُهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

صحیح بخاری، 6502

رسول اللہ ﷺ کے کان مبارک ہر قسم کی خوبیوں سے مزین تھے۔ اگر کوئی آہستہ آواز میں گفتگو کرتا تو حضور ﷺ بغیر تردد کے اس کو بھی سماعت فرما لیتے۔

جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو وہ باہر کی آواز نہیں سن سکتا لیکن یہ رسول اللہ ﷺ کی ہی شان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اپنی ماں کے پیٹ میں لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سنا کرتا تھا۔ تو ایک ہم بشر ہیں کہ بچپن میں اپنے پاس کھڑے شخص کی آواز کو سننے اور سمجھنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور ایک حضور بے مثل بشر ہیں کہ پیدائش سے پہلے ہی اپنے پاس کھڑے شخص کی نہیں بلکہ آسمانوں سے بھی پار لوح محفوظ پر تقدیر لکھنے والے قلم کی آواز سماعت فرماتے ہیں۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ كُنْت اَسْمَعُ صَرِيْرَ الْقَلَمِ عَلَى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَاَنَاَ فِيْ ظلمة الاحشاء اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سنا کرتا تھا اور میں اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھا۔

(نزہۃ المجالس، ص 91)

حضور نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہا کرو کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ تو ایک ہم بشر ہیں کہ اگر کوئی شخص ہمارے گھر کے باہر باتیں کر رہا ہو تو ہم گھر کے اندر بیٹھ کر اس کی بات نہیں

سن سکتے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ بے مثل بشر ہیں فرشتوں کی آمین کو سماعت فرماتے ہیں اس لیے تو فرمایا کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر فرشتے آسمان پر ہوکر زمین والوں کی آمین کی آواز سن سکتے ہیں تو ہمارے آقا کریم ﷺ زمین پر رہ کر زمین والوں کی آواز کیوں نہیں سن سکتے ؟

فریاد امتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر ﷺ کو خبر نہ ہو

اِذَا اَمَنَ اْلِامَامُ فَامِنُوْ فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ اْلمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری 780)

صحابہ اکرام فرماتے ہیں کہ ہم تاجدار کائنات ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک ہمیں ایک آواز سنائی دی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جانتے ہو یہ آواز کیسی ہے ؟ تو صحابہ اکرام نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ جانتے ہیں تو تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا:

هٰذَا حَجَرٌ رُمِىَ بِهِ فِى النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِىْ فِىْ النَّارِ اْلاٰنَ

یہ پتھر ہے جو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا۔ وہ ابھی جہنم میں گرا ہے۔

صحیح مسلم، 2844

اس حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ کی بے مثل بشریت واضح طور پر دکھائی دے رہی

ہے۔ایک تو یہ کہ حضورﷺ ستر سال پہلے جہنم میں گرائے گئے پتھر کے بارے میں جانتے ہیں حالانکہ حضوراکرمﷺ نے ظاہری حیات صرف تریسٹھ سال کی پائی ہے۔ دوسرا یہ کہ زمین پر تشریف فرما ہوکر جہنم میں پتھر کے گرنے کی آواز سماعت فرماتے ہیں۔کئی بار ایسا ہوتا ہے ہم آپس میں بات کر رہے ہوتے ہیں اور بات کرتے کرتے ہم دوسرے بندے سے کہہ دیتے ہیں مجھے تمہاری بات سمجھ نہیں آئی یعنی ایک ہمارے کان ہیں کہ سامنے بیٹھے شخص کی آواز کو نہیں سن سکتے اور ایک تاجدار کائناتﷺ کے بے مثل گوش (کان) مبارک ہیں کہ زمین پر تشریف فرما ہوکر سات زمینوں کے نیچے جہنم میں گرنے والے پتھر کی آواز کو بھی سماعت فرماتے ہیں۔

تاجدار کائناتﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا

يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجِي عَمَلٍ	اے بلال بتاؤ ایسا کونسا عمل کرتے ہو کہ
عَمِلْتَهُ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ	میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے
خَشْفَةَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ	آگے آگے جنت میں سنی ہے۔
فِي الْجَنَّةِ	(صحیح مسلم،2458)

ہم لوگ اگر مسجد میں بیٹھے ہوں اور مسجد کے باہر دو شخص آپس میں باتیں کریں تو ہم تو ان کی منہ کی آواز کو نہیں سن سکتے ان کے قدموں کی آہٹ کو سننا تو بڑی دور کی بات ہے تو ایک ہمارے کان ہیں کہ مسجد کے باہر باتیں کرنے والے شخص کی زبان کی آواز کو نہیں سن سکتے اور ایک تاجدار کائناتﷺ کے گوش (کان) مبارک ہیں کہ زمین پر بیٹھ کر سات آسمانوں سے اوپر جنت میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے قدموں کی

آہٹ کو بھی سماعت فرماتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ کس کے قدموں کی آہٹ ہے۔

لعاب دہن مبارک:

تاجدار کائنات ﷺ کا لعاب دہن مبارک اتنا بے مثل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں لگتا ہے تو آنکھ ٹھیک ہو جاتی ہے اور غار میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر لگتا ہے تو زہر آلودہ پاؤں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ صحابی رسول کی پنڈلی پر لگتا ہے تو ان کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

ایک ہمارا لعاب (تھوک) ہے کہ اگر ہم زمین پر گرا دیں تو ہمارا اپنی جی نہیں چاہتا کہ ہم اسے دوبارہ نگل لیں اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کا بے مثل لعاب دہن مبارک ہے صحابہ اکرام زمین پر گرنے ہی نہیں دیتے بلکہ ہاتھوں میں لے کر اپنے چہروں اور جسموں میں ملتے ہیں اور جس صحابی رسول ﷺ کو لعاب دہن نہیں ملتا وہ دوسرے صحابی سے اپنا ہاتھ مس کر کے اپنے چہرے اور جسم پر پھیرتا ہے۔

فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ	جس صحابی کو اس (پانی) میں سے
بِهِ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا	کچھ مل جاتا وہ لے لیتا۔ اور جس کو نہ
اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ	ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری
(صحیح بخاری، 369)	سے (تبرک) لے لیتا۔

اگر ہماری آنکھ خراب ہو جائے تو اتنے مہنگے مہنگے آپریشن کروائے جاتے ہیں لیکن پھر بھی یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ آنکھ ٹھیک ہو جائے گی لیکن تاجدار کائنات ﷺ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی نکلی ہوئی آنکھ پر اپنا لعاب دہن مبارک لگاتے ہیں تو دوبارہ روشن ہوجاتی ہے۔(الکلام المبین ،ص78)

دوسرے الفاظ میں کہیں تو جو کام ہماری بڑی بڑی مشینیں کئی مہینوں میں نہیں کرسکتیں وہ کام تاجدار کائنات ﷺ کا بے مثل لعاب دہن ایک لمحے میں کردیتا ہے۔

ایک ہمارا لعاب ہے اگر ہم اپنی ہنڈیا میں ڈال دیں تو ہم خود اس ہنڈیا کے کھانے کو پسند نہیں کرتے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کا بے مثل لعاب دہن مبارک ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ہنڈیا میں پڑتا ہے تو کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے اور کھانا اتنا زیادہ ہوجاتا ہے کہ سینکڑوں صحابہ کرام اس ایک ہنڈیا سے کھانا کھا لیتے ہیں اور کھانے میں سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

(صحیح بخاری، 4101,4102)

تاجدار کائنات ﷺ نے اپنا لعاب مبارک کنوئیں میں ڈالا تو اس کا پانی اتنا میٹھا ہوگیا کہ مدینہ منورہ میں اس سے زیادہ میٹھا کوئی پانی نہ تھا۔

تو ایک ہمارا لعاب ہے کہ اگر پانی میں ڈال دیں تو پانی خراب ہوجاتا ہے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کا لعاب دہن مبارک ہے اگر پانی میں ڈالتے ہیں تو نہ صرف میٹھا بلکہ برکت والا بھی ہوجاتا ہے۔

ایک ماں اپنے گونگے بیٹے کو حضور اکرم ﷺ کے پاس لے کر آئی اور عرض کرنے لگی حضور یہ میرا بیٹا بولتا نہیں ہے، گونگا ہے۔ تو تاجدار کائنات ﷺ نے برتن میں پانی منگوایا اور اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اس بچے کو پلایا تو وہ ٹھیک ہوگیا۔ اور اس کی عقل عام لوگوں سے کہیں زیادہ ہوگئی۔ تو ایک ہمارا لعاب ہے کہ اگر ہم پانی میں ڈال

دیں تو ہم خود اس پانی کو پینا پسند نہیں کرتے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کا لعاب مبارک ہے کہ پانی میں ڈالا تو بچے نے پیا بھی، اس کا گونگا پن بھی دور ہو گیا اور اس کی عقل بھی عام لوگوں سے زیادہ ہو گئی۔ تو ہمارا لعاب پانی خراب کر دیتا اور اور حضور اکرم ﷺ کا لعاب مبارک پانی میں شفاء پیدا کر دیتا ہے اور شفاء بھی اس بیماری کی جس کا کوئی علاج نہیں۔ اور علاج ہونے کے بعد تندرست لوگوں سے بھی زیادہ عقل آجاتی ہے۔

عَنْ اُمِّ جَنْدَبٍ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْل اللّٰہِ ﷺ رَمیٰ جَمْرَۃَ الْعُقُبَۃِمِنْ بَطْن الْوَادِیْ یَوْمَ النَّحْرِثُمَّ انْصَرَفَ فَتَبَعَتْہ اِمْرَاَۃٌ مِنْ خَشْعَم وَمَعَھَا صَبِیٌّ لَھَابِہ بَلَاءُ لَا یَتَکَلَّمُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا اِبْنِیْ وَ بَقِیَّۃُ اَھْلِیْ وَاِنَّ بِہٖ بَلَاءُ لَا یَتَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اُیْتُوْنِی بِشَیْءٍ مِنْ مَاءٍ فَاَتیٰ بِمَاءٍ فَغَسَلَ یَدَیْہ وَ مَضْمَضَ فَاہُ ثُمَّ اَعْطَاھاَ فَقَالَ اَسْقِیْہ مِنْہُ وَ صَبِّیْ عَلَیْہِ مِنْہُ وَاسْتَشْفِی اللّٰہَ لَہٗ قَالَتْ فَلَقِیْتُ الْمَرْاَۃَمِنَ الْحَوْلِ

حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمرہ عقبہ پر یوم نحر کو وادی کے درمیان رمی کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ واپس پلٹے تو قبیلہ خشعم سے ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا جس کو یہ بیماری تھی کہ وہ بولتا نہیں تھا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بیٹا ہے اور اس کو بیماری ہے کہ یہ بولتا نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے

فَسَاَلْتُھاَ عَنِ الْغُلَامِ فَقَالَتْ بَرًّا وَ عَقَلَ لَیْسَ کَعَقُوْلِ النَّاسِ (سنن ابن ماجہ 3532)

پاس کچھ پانی لاؤ۔ پانی لایا گیا تو حضورﷺ نے اس میں دست اقدس دھوئے اور کلی فرمائی اور فرمایا کہ تھوڑا سا اس بچے کو پلا دو اور تھوڑا سا اس کے اوپر ڈال دو اور اللہ سے اس کی شفا کے لیے دعا کرو۔ (حضرت ام جندب فرماتی ہیں کہ) میں ایک سال بعد اس عورت سے ملی اور اس کے بیٹے کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگی ٹھیک ہو گیا ہے اور عام لوگوں سے زیادہ عقل والا ہو گیا ہے۔

دست اقدس:

یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (پ26 الفتح 10)

ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے

حضور اکرمﷺ کے مبارک ہاتھ کی یہ طاقت ہے کہ ایک مٹھی خاک کفار پر پھینک دی جائے تو وہ سارے اندھے ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی سائل آتا ہے تو اس کی جھولی بھی یہی دست کرم بھرتا ہے۔ جس کے محض چھونے سے وہ بیماریاں بھی جاتی رہتی ہیں جن کا علاج بڑے بڑے اطباء بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ

کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی پرلگتا ہےتو وہ تندرست ہو جاتے ہیں۔جس کے اشارے سے فتح مکہ کے روز تین سوساٹھ بت ٹکرے ٹکرے ہو جاتے ہیں۔ چاند آسمان سے جدا ہو کر قدموں کو بوسہ دینے آتا ہے۔

جس چیز کومس کرتا ہے وہ چیز کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہو جاتی ہے۔ کسی سے مصافحہ فرماتے ہیں تو اس کے ہاتھ سے خوشبوآنے لگتی ہے۔حضرت عائذ بن سعید جسری رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے چہرے سے مس کرتا ہےتو ان کا چہرہ نور سے بھر جاتا ہے۔حضرت اسید بن ابی ایاس کنانی دئلی کے سینے پر رکھا جاتا ہےتو آپ رضی اللہ عنہ جس گھر میں داخل ہوتے ہیں وہ گھر روشن ہو جاتا ہے۔ جب ام معبد کی لاغر بوڑھی بکری کے سوکھے ہوئےتھنوں کولگتا ہےتو وہ دودھ سے بھر جاتے ہیں۔

جب ایک اقرع (گنجے) صحابی رضی اللہ عنہ کے سر پر پھیرا جاتا ہےتو فوراسر پر بال آ جاتے ہیں۔ایک بچی کے سر پر رکھا جاتا ہےتو وہ بچی اس دست اقدس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کرتی ہے۔اسی دست کرم کی خیرات آج پوری دنیا کھا رہی ہے۔

اسی دست اقدس کے جودوکرم کو دیکھ کراعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سولاکھ کوکافی ہے اشارہ تیرا ﷺ

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو خوبصورت ہاتھ عطا فرمائے جن میں کائنات کے تمام خزانے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں کی رسائی ہمارے سر سے اوپر تین چار فٹ ہےاوررسول اللہ ﷺ زمین پر کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سات آسمانوں کے اوپر جنت کے پھلوں تک لے جاتے ہیں۔ہم پانی کو ہاتھ لگائیں تو پانی مستعمل ہو جاتا ہے۔حضور پانی کو ہاتھ

لگائیں تو پانی بابرکت ہو جاتا ہے۔

غزوہ تبوک کے موقع پر پانی کی قلت کی وجہ جب کنوئیں میں پانی دیکھا گیا تو اس کنوئیں میں جوتے کے تسمے کے برابر پانی تھا وہ پانی جب رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس سے مس ہو کر گرا تو پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔جس سے کثیر تعداد میں باغات پیدا ہوئے۔ہم اگر پانی کو مس کر کے گرائیں تو وہ مستعمل ہو جاتا ہے جبکہ ہمارے آقا کریم ﷺ پانی کو اپنے دست اقدس سے مس کریں تو وہ قیامت تک سعودی عرب کو باغات فراہم کرتا ہے۔

ہم کھجور کا درخت لگائیں تو ہمیں اس کا پھل حاصل کرنے کے لیے کئی ماہ تک انتظار کرنا پڑتا ہے جبکہ ہمارے آقا ﷺ رات کو حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کے باغ میں کھجوروں کی گھٹلیاں ڈالیں تو ایک ہی رات میں باغ بن جاتا ہے۔حالانکہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کی گھٹلیاں رات کو ہی نکال لی تھیں لیکن جب حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ رات کو کھجوروں کو گھٹلیاں نکال رہے تھے تو غیب سے یہ آواز تو ضرور آئی ہوگی کہ اے سلیمان اب تو چاہے تو گھٹلیاں نکال بھی لے لیکن کھجوریں ضرور اگیں گی کیونکہ ان کو کسی گنہگار کا ہاتھ نہیں لگا بلکہ نبیوں کے سردار کا ہاتھ لگا ہے۔

ایک ہم بشر ہیں کہ اگر بارش نہ ہو تو نماز استسقاء پڑھتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ بارش بھیجے یا نہ بھیجے اور ایک وہ بے مثل بشر ہیں کہ ایک شخص نے بارش کی التجا کی تو آپ ﷺ کے دست اقدس دعا کے لیے اٹھے۔ابھی دعا کر کے دست اقدس نیچے نہیں ہوئے کہ اتنی بارش ہوئی کہ آپ ﷺ کی ریش (داڑھی) مبارک پانی سے بھر گئی

پھر جب بارش حد سے بڑھ گئی تو حضور اکرم ﷺ نے دوبارہ دعا فرمائی تو آپ کی منشا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے درمیان والی وادی کو چھوڑ کر ارد گرد کے علاقوں میں بارش برسائی۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرىٰ فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ا ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالُ الْجِبَالِ

پس آپ ﷺ نے دست اقدس اٹھائے اور ہم نے آسمان پر کوئی بارش کے اثرات نہ دیکھے پس قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حضور کے ہاتھ اٹھانے کی دیر تھی کہ آسمان بارش سے بھر گئے۔

(صحیح بخاری، 93)

حضور ﷺ کے ہاتھ ایسے ہیں کہ جن کے اشارے پتھر، شمس و قمر اور درخت بھی سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ اگر یہ کھجور کا خوشہ آپ کے پاس آجائے تو میں ایمان لے آؤں گا تو رسول اللہ ﷺ نے اشارہ کیا تو وہ کھجور کا خوشہ تاجدار کائنات ﷺ کے قدموں میں آگرا اور پھر اشارہ کیا تو جہاں سے وہ کھجور کا خوشہ اترا تھا وہیں جا کر لگ گیا۔ تو ایک ہمارا ہاتھ ہے کہ کھجور کا خوشہ توڑنے کے لیے درخت کے پاس جانا پڑتا ہے اور پھر زور لگا کر توڑنا پڑتا ہے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کا بے مثل دست اقدس ہے کہ خوشے کے پاس بھی نہیں جاتا اور زور بھی نہیں لگاتا بلکہ دور سے ہی اشارہ ہوتا ہے تو کھجور کا گچھا قدموں میں آگرتا

ہے۔(سنن ترمذی،203/2)

اور دوسری بات یہ کہ آج سائنس اپنے عروج پر ہے لیکن پوری دنیا کے سائنسدان مل جائیں پھر بھی کھجور کے اترے ہوئے گچھے کو دوبارہ اس کی جگہ پر نہیں لگا سکتے۔تو کیسی بات ہے کہ جو کام آج کے بڑے بڑے سائنسدان اتنی بڑی بڑی مشینیں رکھنے کے باوجود بھی نہیں کر سکتے وہ کام تاجدار کائناتﷺ کے بے مثل دست اقدس نے چودہ صدیاں پہلے ایک لمحے میں کر دیا۔سبحان اللہ

ایک مرتبہ تاجدار کائناتﷺ کے سامنے ایک برتن لایا گیا تو آقا کریمﷺ نے اپنا دست اقدس اس برتن میں ڈالا۔تو انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔

فَوَضَعَ یَدَہُ فِی الرَّکُوَۃِ فَجَعَلَ الْمَاءَ یَثُوْرُ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ کَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ پس آپﷺ نے دست اقدس برتن میں ڈالا تو پانی آپﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح نکلنے لگا۔ (صحیح بخاری3383)

تو ایک ہمارا ہاتھ ہے کہ برتن میں ڈالیں تو برتن میں موجود پانی مستعمل ہو جاتا ہے جبکہ ایک تاجدار کائناتﷺ کا بے مثل دست اقدس ہے کہ برتن میں پڑتا ہے تو برتن کا پانی صاف بھی ہو جاتا ہے اور پانی کے چشمے بھی جاری ہو جاتے ہیں۔

ایک ہمارا ہاتھ ہے کہ اگر ہم اپنے ہاتھ سے کوئی روٹی لگاتے ہیں اور اسے تندور سے نکالنے میں تاخیر ہو جائے تو روٹی جل جاتی ہے جبکہ ایک تاجدار کائناتﷺ کا بے مثل دست اقدس ہے کہ آپﷺ نے تندور میں روٹی لگائی لیکن آگ نے اس روٹی

کونہیں جلایا۔ جلا بھی کیسے سکتی تھی کہ روٹی کو کسی گنہگار کا نہیں بلکہ نبیوں کے سردار کا ہاتھ لگا تھا۔ سبحان اللہ

قدم مبارک:

لَآاُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدَ وَ اَنْتَ حِلٌّ میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی

بِھٰذَا الْبَلَدَ در آں حالیکہ آپ بس رہے ہیں اس شہر میں۔

تاجدار کائنات ﷺ کا قدم مبارک ہی وہ قدم ہے کہ جب ریت پر رکھتے ہیں تو ریت میں قدم مبارک کا نشان نہیں پڑتا۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی وجہ سے جس میں ورم آجاتا ہے۔ جب آپ ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے جاتے ہیں تو اسی قدم کے عشق میں احد پہاڑ جھومنا شروع کر دیتا ہے۔

جب چلتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے زمین آپ ﷺ کے لیے لپیٹ دی گئی ہے۔ یہ ہی وہ مبارک قدم ہے جس کو چومنے کے لیے غوث اعظم رضی اللہ عنہ اس غریب بڑھیا کی کچی جھونپڑی میں تشریف لے جاتے ہیں۔ جب زمین پر لگتا ہے تو ساری زمین ہی ہمارے لیے مسجد بنا دی جاتی ہے۔ معراج کی رات جب جبریل امین حضور علیہ السلام کے پاس آتے ہیں تو جگانے کے لیے اپنے کافوری ہونٹوں سے ان پیارے قدموں کا بوسہ لیتے ہیں۔

خوش جانا چائیدا اے کہ رنج جانا چائیدا اے
نبی ﷺ دے دوارے اُتے کنج جانا چائیدا اے
جبریل نے دسیا اے تلیاں نو چم کے

رسول ﷺ دے دوارے اتے انج جانا چائیدا اے

ایک ہمارا قدم ہے کہ ہم زمین پر لگائیں تو ہمارا پاؤں میلا ہو جاتا ہے اور ایک قدم مصطفے ﷺ ہے زمین پر رکھیں تو ساری زمین ہی پاک ہو جاتی ہے۔قدم رکھتے ہیں تو پتھر نرم ہو جاتے ہیں۔قدم رکھتے ہیں تو یثرب مدینہ بن جاتا ہے۔

ہم زمین پر اپنا قدم رکھیں تو ہمارا پاؤں گندا ہو جاتا ہے جبکہ ہمارے آقا ﷺ قدم رکھیں تو اللہ تعالیٰ اس جگہ کی قسم اٹھاتے ہوئے فرماتا ہے:

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ کہ اے محبوب اس پیارے شہر مکہ کی قسم۔ اللہ تعالیٰ نے اس شہر کی قسم اس لیے نہیں کھائی کہ اس میں خانہ کعبہ ہے، یا اس میں حجر اسود ہے، اس لیے نہیں کہ اس میں صفا مروہ ہے بلکہ اس لیے کہ اللہ کے محبوب نے اس زمین پر قدم رکھا ہے۔کچھ علماء کہتے ہیں مکہ افضل ہے کچھ کہتے ہیں مدینہ افضل ہے لیکن اصل بات وہ ہے جو شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے بیان فرمائی ہے۔

"جب حضور مکہ میں تھے تو مکہ افضل تھا اور جب مدینہ میں تشریف لے گئے تو مدینہ افضل ہو گیا۔"

تیرے آنے سے مکہ ہے افضل ہوا
تیری ہجرت مدینے کی عظمت ہے شاہ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا بَيْنَ بَيْتِىْ وَ مِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

میرے گھر اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(صحیح بخاری،1196)

تو کیسے بے مثل قدم مبارک ہیں کہ جس جگہ لگتے ہیں اسے مٹی نہیں رہنے دیتے بلکہ جنت کا باغ بنا دیتے ہیں۔

آواز مبارک:

یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُم اے ایمان والو! نہ بلند کیا کرو اپنی آوازوں **فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ** (پ26 الحجرات2) نبی (کریم) کی آواز سے۔

حضور اکرم ﷺ کی آواز مبارک بہت میٹھی ہے۔ آپ درمیانے لہجے میں بات کیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کی آواز اللہ تعالیٰ کو اتنی پیاری ہے کہ بار بار قرآن پاک میں فرماتا ہے اے محبوب تم فرماؤ، تم فرماؤ یعنی بات اللہ تعالیٰ خود کرنا چاہتا ہے لیکن آواز مبارک حضور کی سننا چاہتا ہے۔

ایک ہم بشر ہیں کہ اگر ہم نے جمعہ پڑھانا ہو تو اس کے لیے سپیکر لگائے جاتے ہیں کیونکہ سپیکر کے بغیر مسجد کے تمام نمازیوں تک خطیب کی آواز کا پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ تو ایک ہماری آواز ہے کہ مسجد کے سو دو سو نمازیوں تک آواز پہنچانے کے لیے سپیکر لگانا پڑتا ہے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کی بے مثل آواز مبارک ہے کہ خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ اکرام تاجدار کائنات ﷺ کے سامنے موجود ہیں اور آپ ﷺ جب انہیں وعظ فرماتے ہیں تو شروع سے لے کر آخر تک تمام اصحاب حضور ﷺ کی مبارک آواز سے دلوں کو منور کرتے۔ یعنی سب تک آواز پہنچتی۔

تو ایک ہماری آواز ہے کہ سو آدمیوں کو پہنچانے کے لے سپیکر لگانا پڑتا ہے اور

ایک آنحضرت ﷺ کی بے مثل آواز مبارک ہے کہ بغیر سپیکر کے ہی ہزاروں صحابہ اکرام کو برابر پہنچ رہی ہے۔

یہ تاجدار کائنات ﷺ کی ہی بے مثل آواز مبارک ہے کہ ابوجہل جیسے فرعون بھی راتوں کو آپ ﷺ کی میٹھی آواز میں قرآن پاک سننے آتے ہیں۔

بہت سے صحابہ اکرام نابینا تھے۔انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو اپنی ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا لیکن پھر بھی ایمان لائے تو ان کے ایمان لانے کی وجہ کیا تھی؟اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی میٹھی آواز مبارک سنی اور ایمان لے آئے۔تو ایک ہماری آواز ہے کہ جب ہم بولتے ہیں تو آنکھیں رکھنے والے کفار بھی ایمان نہیں لاتے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کی بے مثل شیریں آواز ہے کہ نابینا لوگ بھی ایمان لے آتے ہیں۔

موئے مبارک:

وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى اور (قسم ہے) رات کی جب وہ سکون کے ساتھ چھا جائے (پ30 الضحیٰ 2)

حضور اکرم ﷺ کے بال مبارک نہ تو بالکل سیدھے تھے اور نہ ہی زیادہ گھنگھرالے تھے۔آپ ﷺ کے بال مبارک کبھی کان کی لو تک اور کبھی کندھوں تک ہوتے اور کبھی کان کی لو اور کندھوں کے درمیان میں ہوتے۔اللہ تعالیٰ کو یہ بال مبارک اتنے پسند آئے کہ ان کا تذکرہ قرآن کریم میں فرمایا۔

حدیث پاک میں آتا ہے:

عَنْ اَنَسَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کاَن شَعْرُ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ رَجِلا لَیْسَ بِالسَّبِطِ وَلاَ الْجَعْدِ بَیْن اُذُنَیْه وَ عَاتِقِه

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک درمیانہ تھے نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے اور نہ گھونگھریالے اور وہ کانوں اور مونڈھوں کے بیچ تک تھے۔

(صحیح بخاری5905)

جب تاجدار کائنات ﷺ موئے (بال) مبارک کٹواتے تو صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم موئے مبارک لینے کے لیے آپ ﷺ کے اردگرد بڑی بے تابی سے کھڑے ہوجاتے تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک حاصل کرسکیں۔ایک ہمارے بال ہیں کہ جب ہم حمام کے پاس جاکر کٹواتے ہیں تو بعد میں وہ حمام والا ہمارے بالوں کو اٹھا کر کوڑے میں پھینک دیتا ہے۔یعنی ایک ہمارے بال ہیں کہ کٹوانے کے بعد کوڑے میں جاتے ہیں اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کے موئے مبارک ہیں کہ کٹوانے کے بعد صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم کے پاک ہاتھوں میں جاتے ہیں۔بلکہ بعض صحابہ اکرام نے تو وصیت کی ہوئی تھی کہ جب ہم اس دنیا سے چلے جائیں تو رسول اللہ ﷺ کے یہ موئے مبارک ہماری قبر میں رکھ دینا۔

اور حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے:

فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَیْمَنِ فَقَسَّمَهُ فِیمَنْ یَلِیْهِ ثُمَّ قَالَ اَحْلِقِ الشِّقِ الْاٰخَرِ فَقَالَ اَیْنَ اَبُوْ طَلْحَةُ؟فَاَعْطَاهُ اِیَّاهُ

پس اس (حجام والے) نے آپ ﷺ کی دائیں جانب کے بال مبارک کاٹے پس آپ ﷺ نے وہ بال (حضرت

مسلم بشرح النووی،29/9 ابوطلحہ کے ساتھ کھڑے صحابہ) کو دے دیے پھر فرمایا دوسری جانب بھی کاٹو پس فرمایا ابوطلحہ کہاں ہیں؟ پس آپ ﷺ نے وہ موئے مبارک انہیں دے دیے۔

اور فرمایا کہ ان کو بانٹ دو۔ اللہ اکبر! ایک ہمارے بال ہیں کہ حجام والا بھی اپنے پاس نہیں رکھتا بلکہ اٹھا کر پھینک دیتا ہے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کے بال مبارک ہیں کہ صحابہ اکرام کے درمیان بانٹے جا رہے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جس جنگ میں بھی جاتے فتح یاب ہو کر آتے اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک سیئے ہوئے تھے۔ تاریخ میں کتنی ہی مثالیں ملتی ہیں کہ بڑی بڑی فوجیں جو اسلحے سے بھر پور تھیں۔ اتنی فوج کی تعداد اور اسلحہ رکھنے کے باوجود بھی وہ جنگ ہار گئیں۔

تو پتہ چلا کہ جو کام بڑی بڑی فوجیں، ان کے اسلحے اور ان کے بڑے بڑے جرنیل نہیں کر سکتے وہ کام رسول اللہ ﷺ کے بے مثل موئے مبارک کر دیتے ہیں۔

مستدرک حاکم،499/3

قد مبارک:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ

رسول اللہ ﷺ نہ زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے تھے۔

سنن ترمذی،3623

انسانی قد کی وجہ سے بھی وجود میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اگر انسان کا قد بہت زیادہ لمبا ہو تو یہ خوبصورتی کے منافی ہے اور اگر بالکل چھوٹا ہو تب بھی اچھا نہیں لگتا اتنا قد خوبصورت ہوتا ہے جو لوگوں کے قد سے ملتا جلتا ہو۔

ایک ہمارا قد ہے کہ ایک وقت میں چھوٹا ہوتا ہے یا درمیانہ ہوتا ہے یا لمبا ہوتا ہے۔یعنی ایک وقت میں ہمارا قد یا صرف چھوٹا ہوگا درمیانہ ہوگا یا پھر لمبا ہوگا۔جبکہ تاجدار کائناتﷺ درمیانہ قد تھے لیکن پھر بھی آپﷺ جب اونچے اونچے لوگوں کے درمیان کھڑے ہوتے تو ان سے بھی اونچے نظر آیا کرتے تھے۔یعنی ایک ہمارا قد ہے کہ اونچے اونچے لوگوں میں جا کر پہلے جتنا ہی رہتا ہے اور ایک تاجدار کائناتﷺ کا قد مبارک ہے کہ اونچے اونچے لوگوں کے درمیان اور بھی اونچا ہو جاتا ہے۔

تاجدار کائناتﷺ کے جسم اقدس کا سایہ مبارک نہیں تھا۔بلکہ حضور اکرمﷺ کا نور سورج کی روشنی پر غالب تھا۔اور آپﷺ کے نور کی روشنی اتنی زیادہ تھی کہ آپﷺ کے نور کی وجہ سے سورج کا سایہ بن جاتا تھا جس کو دیکھنے والے آسمانوں میں دیکھا کرتے تھے۔

زبان مبارک:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوىٰ اِنْ   وہ تو بولتا ہی نہیں اپنی خواہش سے۔نہیں ہے یہ مگر

هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی   وحی جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔

پ27 النجم 3,4

رسول اللہﷺ کی زبان اقدس ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے معطر

رہتی تھی۔ یہ وہی زبان اقدس ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہم تک قرآن مجید پہنچایا۔ یہ وہی زبان اقدس ہے کہ جو بھی بولتے ہیں قرآن کی تفسیر اور حدیث بن جاتی ہے۔ یہ وہی زبان اقدس ہے جس کے بارے میں اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک جوامع الکلم ہے کہ آپ ﷺ کوئی بات ارشاد فرماتے ہیں تو اس کے کئی معنیٰ ہوتے ہیں جیسے آپ ﷺ نے فرمایا

حَیْثُمَا اَدْرَکْتَکَ الصَّلٰوۃَ   تم جہاں کہیں نماز (کا وقت) پاؤ وہیں نماز پڑھو

فَصَلِّهٗ فَاِنَّهٗ مَسْجِدٌ   کہ وہی مسجد ہے۔

یعنی پوری دنیا ہمارے لیے مسجد بنادی گئی ہے تو اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ جہاں مرضی نماز پڑھ سکتے ہیں کہ ہر جگہ پاک کر دی گئی ہے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ آقا کریم ﷺ کے تشریف لانے سے پوری دنیا اللہ کا گھر بن گئی ہے اب پوری دنیا پر اسلام کا بول بالا ہوگا۔ یعنی حضور اکرم ﷺ کی زبان سے جو بھی نکلتا ہے اس کے کئی معنیٰ اور فوائد ہوتے ہیں۔

ایک ہماری زبان ہے کہ ہم اگر بولتے ہیں تو ہمیں خیال رکھنا پڑتا ہے کہ کہیں کچھ غلط نہ بول دیں اور گناہ نہ ہو جائے لیکن ایک تاجدار کائنات ﷺ کی بے مثل زبان مبارک ہے کہ جو زبان سے ارشاد فرماتے ہیں اللہ اسے شریعت بنا دیتا ہے۔

ایک صحابی رسول ﷺ رسول اللہ ﷺ کی ہر بات کو لکھ لیا کرتے تھے تو اک دوسرے

صحابی نے کہا کہ تم ہر بات نہ لکھا کرو کیونکہ کبھی حضورﷺ شفقت میں ہوتے ہیں، کبھی (اللہ کے لیے) جلال میں ہوتے ہیں اور کبھی مزاح میں ہوتے ہیں تو تم ہر بات نہ لکھا کرو تو اس صحابی رسول نے حضور اکرمﷺ کی احادیث کو لکھنا ترک کر دیا۔ جب تاجدار کائناتﷺ تک یہ خبر پہنچی تو آپﷺ نے فرمایا:

اُكْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا یَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا الْحَقُّ

لکھا کرو پس قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس زبان سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

سنن ابی داؤد، 3646

ایک ہماری زبان ہے کہ کبھی شفقت کرتے ہوئے ہم رب سے غافل ہو جاتے ہیں، کبھی کسی پر بے جا غصہ کر بیٹھتے ہیں اور کبھی خلاف شریعت مزاح کر بیٹھتے ہیں اور ایک تاجدار کائناتﷺ کی زبان مبارک ہے کہ ہر حال میں اس زبان اقدس سے حق ہی نکلتا ہے۔

ہمیں چپ رہنے کا حکم ہے تا کہ زبان کے گناہوں جیسے غیبت، چغلی اور جھوٹ وغیرہ سے بچے رہیں تو ایک ہماری زبان ہے کہ جسے چپ رہنے کا حکم ہے اور ایک تاجدار کائناتﷺ کی بے مثل زبان مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ بار بار قرآن پاک میں فرماتا ہے **قُلْ** کہ اے محبوب تم فرماؤ، اے محبوب آپ ان کو حکم دو۔ یعنی ہمیں چپ رہنے کا حکم ہے اور تاجدار کائناتﷺ کو بولنے کا حکم ہے۔

ایک ہماری زبان ہے کہ اگر ہم اپنی زبان سے دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور اگر چاہے تو قبول بھی فرماتا ہے اور ایک تاجدار کائناتﷺ کی زبان اقدس ہے کہ ایک

بارزبان اقدس سے نکلتا ہے کہ **امتی، امتی** (یااللہ میری امت) تو نہ صرف خدا اس دعا کو سنتا ہے بلکہ جبرئیل امین علیہ السلام کو بھی بھیجتا ہے کہ جا اور میرے محبوب ﷺ سے پوچھ کر آ کہ کیا چاہتے ہیں پھر حضور اکرم ﷺ عرض کرتے ہیں کہ یااللہ میری امت کو بخش دے تو اللہ فرماتا ہے

يَا جِبْرِيْلُ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ اے جبریل میرے محبوب ﷺ کے پاس جا

اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِى اُمَّتِكَ (اور عرض کر کہ) ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں خوش کر دیں گے۔

صحیح مسلم 202

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے ان کا ایک پاؤں دروازے کے اندر اور دوسرا باہر تھا کہ تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا مومنو بیٹھ جاؤ! تو

فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدُ وہ وہیں دروازے پر ہی بیٹھ گئے۔

سنن ابی داؤد 1091

ایک ہماری زبان کہ ہم کسی کو حکم دیتے ہیں تو وہ فوراً ماننے کی بجائے پہلے صحیح جگہ ڈھونڈتا ہے ادھر ادھر دیکھتا ہے پھر اگر اس کی مرضی ہو تو کچھ دیر بعد بیٹھتا ہے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کی مبارک زبان ہے کہ فرمایا بیٹھ جاؤ تو صحابی رسول ﷺ دروازے میں ہی بیٹھ گئے۔

غار میں جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہے تو انہیں پیاس محسوس ہوئی۔ حضور نے فرمایا غار میں جاؤ اور پانی پی لو۔ اب صدیق اکبر نے خود

غار صاف کیا جانتے ہیں کہ غار میں کوئی پانی نہیں ہے لیکن یہ نہیں کہا کہ حضور غار کی صفائی میں نے خود کی ہے پانی تو کہیں بھی نظر نہیں آیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کر رہی

دن کو کہا شب ہے تو رات ہو کر رہی ﷺ

جب آپ گئے تو ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ پایا۔

كَانَ اَبُوْبَكْرٍصِدِّيْقِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ الْغَارِفَعَطَشَ اَبُوْبَكْر صِدِيْقِ عَطْشاً شَدِيْدًا فَشَكَا اِلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذْهَبْ اِلى صَدْرِ الْغَارِوَ اَشْرِبْ فَانْطَلَق اَبُوْبَكْرٍ اِلىٰ صَدْرِ الْغَارِو شَرِبَ مِنْهُ مَاءَ	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو سیدنا صدیق اکبر کو شدید پیاس محسوس ہوئی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غار میں جاؤ اور پانی پی آؤ تو صدیق اکبر غار میں گئے اور پانی پیا۔ (تاریخ مدینہ دمشق 30/150)

مسکراہٹ مبارک:

صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ:

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سنن ترمذی، 3446	میں نے حضور اکرم ﷺ سے بڑھ کر مسکرانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

یعنی آپ ﷺ بہت زیادہ مسکرایا کرتے ہیں۔ تاجدار کائنات ﷺ جب مسکراتے ہیں تو دانت مبارک سے نور نکلتا ہے جس کی بدولت درودیوار روشن ہوجاتے ہیں۔

تاجدار کائنات ﷺ سے زیادہ دکھ دنیا میں کسی کو نہیں پہنچے۔ تو ایک ہم بشر ہیں کہ ہلکا سا دکھ یا کوئی تکلیف آجائے تو مسکرانا تو دور کی بات ہم خاموش بھی نہیں رہ سکتے بلکہ شکوہ و شکایت کرنا شروع کردیتے ہیں۔ اور ایک تاجدار کائنات ﷺ بے مثل بشر ہیں کہ دکھوں کے پہاڑ گرنے کے باوجود بھی مسکراتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ ہم جب مسکراتے ہیں تو صرف ہم خوش ہوتے ہیں اس سے دوسروں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا جبکہ روتے ہوئے لوگ جب آپ ﷺ کے چہرے کو مسکراتے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہ اپنے سارے غم بھول جاتے ہیں۔ تو ایک ہم بشر ہیں کہ ہزار جتن کرکے بھی کسی کے غم کو دور نہیں کرپاتے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ بے مثل بشر ہیں کہ ہلکی سی مسکراہٹ سے لوگوں کے غم دور فرمادیتے ہیں۔

جس کو دیکھیں تو روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام ﷺ

پشت مبارک:

صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ:

نَظَرْتُ اِلىٰ ظَهْرِهِ كَاَنَّهُ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک کو دیکھا (وہ ایسی تھی) گویا کہ پگھلائی ہوئی چاندی ہو۔

مسند احمد، 23273

آپ ﷺ کی پشت مبارک پر ختم نبوت کی مہر موجود تھی جس کو کئی صحابہ اکرام نے دیکھا تھا۔ یہ وہی پشت مبارک ہے جس پر حسنین کریمین کھیلا کرتے تھے۔

تاجدار کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی۔ کسی بچے پر پیار آئے تو اس کے باپ دادا اور اس کی والدہ اس کی پشت پر محبت کی وجہ سے ہاتھ پھیرتے ہیں۔ تو ایک ہم بشر ہیں کہ ہم سے محبت کرنے کے لیے ہماری پشت پر انسان ہاتھ پھیرتے ہیں اور ایک وہ بے مثل بشر ہیں کہ ان کی پشت پر کوئی انسان نہیں بلکہ خود رب رحمٰن اپنا دست قدرت پھیرتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، 446/1)

قلب مبارک:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ	پس (صرف) اللہ کی رحمت سے آپ
پ 4 آل عمران 159	نرم ہو گئے ہیں ان کے لیے۔

حضور اکرم ﷺ کا قلب مبارک اللہ تعالیٰ کے رازوں سے پر تھا۔ اسی قلب مبارک پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ یعنی پوری انسانیت کو ہدایت دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جس دل کا انتخاب فرمایا وہ قلب مصطفےٰ ہے۔ اعلیٰ حضرت نے حضور کے ایک ایک عضو کی تعریف کی۔ لیکن جب دل پر پہنچے تو کہنے لگے۔

دل سمجھ سے ورا بس اتنا کہوں
گنجِ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام ﷺ

حضور اکرم ﷺ کا تقریباً چار مرتبہ شق صدر ہوا۔ ایک مرتبہ بچپن میں۔ ایک

مرتبہ دس سال کی عمر میں ۔ایک مرتبہ وحی کی ابتداء پر اور ایک مرتبہ معراج کی رات ۔ ہمارے ہاں اگر کسی شخص کا دل نکالا جاتا ہے تو اول تو وہ زندہ ہی نہیں رہتا ہاں اگر اس کے دل کا آپریشن کرنے کے لیے دل نکالا جائے تو اس کی جگہ ایک مشین رکھنی پڑتی ہے جو دل کے افعال کو سرانجام دیتی ہے لیکن اس دوران وہ شخص نہ تو سن سکتا ہے اور نہ ہی دیکھ سکتا ہے لیکن تاجدار کائنات ﷺ کیسے بے مثل بشر ہیں کہ دل سینے سے نکالا گیا اور اس کی جگہ کوئی مشین بھی نہیں رکھی گئی لیکن پھر بھی نہ صرف آپ ﷺ زندہ ہیں بلکہ فرشتوں کو دیکھ بھی رہے ہیں اور ان کی باتیں بھی سن رہے ہیں۔

تو ایک ہمارا دل ہے کہ سینے کے اندر ہے تو ہم زندہ ہیں اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کا دل اقدس ہے کہ سینے کے اندر ہے تب بھی زندہ ہیں اور سینے سے نکال لیا گیا ہے تب بھی زندہ ہیں۔دوسری بات یہ سمجھ میں آتی ہے کہ ہمارا دل جسم کا محتاج ہے کہ اگر ہمارے دل کو جسم سے نکال لیا جائے تو دل مر جاتا ہے جبکہ تاجدار کائنات ﷺ کا نہ جسم دل کا محتاج ہے اور نہ دل جسم کا محتاج ہے کیونکہ جب دل کو جسم سے علیحدہ کیا گیا تو دل بھی زندہ ہے اور جسم بھی زندہ ہے اسی لیے تو آپ ﷺ سب کچھ سن اور دیکھ رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى — اگر ہم نے اتارا ہوتا اس قرآن کو کسی پہاڑ
جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا — تو آپ اس کو دیکھتے کہ وہ جھک جاتا اور
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ — پاش پاش ہوجاتا اللہ کے خوف سے۔

پ28 الحشر 21

یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام کی ہیبت اتنی ہے کہ پہاڑ بھی اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔لیکن تاجدار کائناتﷺ کا قلب پاک وہ قلب پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آپﷺ پر پہلی وحی اتاری تو حضور اکرمﷺ نہ صرف صحیح سلامت رہے بلکہ نئی وحی کا شوق سے انتظار فرمانے لگے۔تو پتہ چلا کہ جو طاقت بڑے بڑے مضبوط پہاڑوں کو حاصل نہیں وہ تاجدار کائناتﷺ کے قلب پاک کو حاصل ہے۔

حضور اکرمﷺ حالت نیند میں ہیں کہ ایک درخت آتا ہے اور آقا کریمﷺ کو سلام کر کے واپس اپنی جگہ پر نصب ہو جاتا ہے۔حضور کے بیدار ہونے پر عرض کی یا رسول اللہﷺ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یہ درخت آپ کی استراحت کے دوران آیا اور آپ کو سلام کر کے واپس بھی چلا گیا۔

تو اگر ہم سو رہے ہوں اور نیند کے دوران ہی کوئی واقع ہو جائے اور جاگنے کے بعد ہم سے اس واقع کے بارے میں پوچھا جائے تو ہم خود پوچھتے ہیں کہ کیا؟ کیسے؟ کب؟ کیونکہ ہم خود سو رہے تھے لیکن تاجدار کائناتﷺ نے یہ نہیں پوچھا کہ کب اور کیسے آیا بلکہ فرمایا کہ یہ درخت اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مجھے سلام کرنے آیا تھا۔تو پتہ چلا کہ ہم سوتے ہیں تو ہماری آنکھیں بھی سوتی ہیں اور دل بھی سو جاتا ہے جبکہ تاجدار کائناتﷺ کی صرف آنکھیں سوتی ہیں جبکہ دل دونوں عالم کو ملاحظہ فرما رہا ہوتا ہے۔

سینہ مبارک:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ — کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ

پ30 الم نشرح 1 کشادہ نہیں کردیا۔

تاجدار کائنات ﷺ کا سینہ مبارک کشادہ اور پیٹ مبارک کے برابر تھا۔تاجدار کائنات ﷺ نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فیصلہ کرنے کے لیے بھیجا تو عرض کرنے لگے حضور ﷺ میں فیصلہ کیسے کروں گا؟ تو تاجدار کائنات ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس امت کے سب سے بڑے قاضی بن گئے۔ایک ہمارا سینہ ہے کہ کسی کی چھوٹی سی غلطی دیکھنے پر اس میں نفرت پیدا ہوتی ہے کسی پر اللہ کی نعمتیں دیکھ کر اس میں حسد پیدا ہوتا ہے۔یعنی ایک ہمارا سینہ ہے جو لوگوں کو نفرت اور حسد دیتا ہے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کا بے مثل سینہ اقدس ہے کہ حضرت علی کو اس امت کا سب سے بڑا قاضی بنا دیتا ہے۔

ایک ہمارا سینہ ہے کہ کوئی اس کا ذکر نہیں کرتا اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کا سینہ اقدس ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اس کا تذکرہ کرتا ہے اور سینہ مبارک کے کھل جانے کی بشارت بھی دیتا ہے۔

شکم مبارک:

تاجدار کائنات ﷺ کا شکم مبارک نہ زیادہ بڑا نہ زیادہ چھوٹا بلکہ سینہ اقدس کے برابر تھا یہ وہی شکم اطہر ہے جو کئی کئی دنوں تک بھوکا رہا کرتا تھا۔یہ وہی شکم اطہر ہے کہ بھوک کی وجہ سے جس پر حضور نے دو پتھر باندھے۔

تاجدار کائنات ﷺ نے وصال کے روزے رکھے کہ جس میں نہ سحری فرماتے اور نہ افطاری فرماتے۔یعنی کئی دنوں تک آپ ﷺ نے کچھ بھی کھایا پیا نہیں۔ ہمارے ہاں

سولہ سترہ گھنٹے کا روزہ رکھا جاتا ہے لیکن پھر بھی عصر کے وقت بھوک و پیاس کی شدت کی وجہ سے ہمارا پیٹ پیچھے لگ جاتا ہے۔اور ہم کام کرنے سے عاجز آجاتے ہیں تو ایک ہمارا پیٹ ہے کہ سولہ سترہ گھنٹے کا روزہ برداشت نہیں کرسکتا اور ایک تاجدار کائناتﷺ کا بے مثل شکم مبارک ہے کہ کئی کئی دن کھانا نہ کھانے کے باوجود سلامت ہے۔

تاجدار کائناتﷺ نے ساری زندگی گیارہ لقموں سے زیادہ کھانا نہیں کھایا۔اور ہم بیٹھے بیٹھے دو دو تین تین روٹیاں کھا کر بھی سیر نہیں ہوتے۔یعنی ایک ہمارا پیٹ ہے کہ دو دو تین تین روٹیوں سے بھی نہیں بھرتا اور ایک تاجدار کائناتﷺ کا بے مثل بطن مبارک ہے کہ گیارہ لقمے بھی کافی ہیں۔انسان جب اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہوجاتا ہے تو وہ بشری تقاضوں سے ماورا ہوجاتا ہے۔یعنی اسے کھانے پینے کی حاجت نہیں رہتی تو بشری تقاضوں یعنی کھانے پینے سے بے نیاز ہونے کے باوجود بھی تاجدار کائناتﷺ نے گیارہ لقمے تناول فرمائے کہ کہیں امت پر کھانا ترک کرنا فرض نہ ہو جائے۔

ناخن مبارک:

حضور اکرمﷺ کے ناخن مبارک صحابہ اکرام کو بہت پیارے تھے جس صحابی کو حضور کے ناخن مبارک مل جاتے وہ اپنی قسمت پر ناز کرتا اور انہیں کبھی بھی اپنے سے جدا نہ کرتا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تاجدار کائناتﷺ کے ناخن مبارک تھے تو

انہوں نے وصیت کی کہ جب میں اس دنیا سے چلا جاؤں تو تاجدار کائناتﷺ کے ناخن مبارک میری قبر میں رکھ دینا۔ جب ہم اپنے ناخن کاٹتے ہیں تو ہم انہیں پاس رکھنے کی بجائے کوڑا کرکٹ میں پھینک دیتے ہیں۔تو ایک ہمارے ناخن ہیں کہ ہم انہیں اس دنیا میں اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتے اور ایک تاجدار کائناتﷺ کے بے مثل ناخن مباک ہیں کہ صحابہ اکرام انہیں قبر میں بھی اپنے آپ سے علیحدہ نہیں کرنا چاہتے۔(تاریخ ابن عساکر 229/59)

خون مبارک:

حضور اکرمﷺ کا خون مبارک بہت زیادہ پاکیزہ تھا جس میں نور کی آمیزش تھی۔صحابہ اکرم حضور اکرمﷺ کے خون مبارک سے اتنا پیار کیا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہﷺ نے پچھنے لگوائے اور ایک صحابی کو اپنا خون مبارک دیا تو اس صحابی نے آپﷺ کے خون مبارک کو پی لیا تو رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم جہنم سے آزاد ہو گئے ہو۔اللہ اکبر! ایک ہم بشر ہیں کہ ہمارا خون پینا چونکہ حرام ہے اس لیے ہمارے خون پینے سے گناہ ملتا ہے جبکہ محمد عربیﷺ ایسے بے مثل بشر ہیں کہ ان کا خون مبارک پینے سے جہنم سے آزادی ملتی ہے۔(المجروحین المحدثین لابن حبان 3/59)

دعا مبارک:

وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ مغفرت طلب کرتا ان کے لیے رسول (کریم)

لَوَجَدُو اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡماً بھی تو وہ ضرور پاتے اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ

پ5النساء64 قبول فرمانے والانہایت رحم کرنے والا۔

رسول اللہ ﷺ کی دعا اللہ تعالیٰ کو اتنی عزیز ہے کہ فرمایا اے مومنو اگر کوئی گناہ کرو تو میرے محبوب کے پاس آؤ میں اپنے محبوب کی دعا کے صدقے تمہارے گناہ بخش دوں گا۔اسی دعا کے صدقے اللہ تعالیٰ گنہا گاروں کے گناہوں کو بخشتا ہے اور انہیں جنت عطا فرماتا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ آپ حضور اکرم ﷺ سے عرض کرنا کہ میرے حق میں دعا فرما دیں۔کچھ دنوں بعد حضور ﷺ حضرت عائشہ کے پاس تھے تو حضرت عائشہ نے دعا کے لیے عرض کی تو حضور نے اتنی رقت کے ساتھ دعا مانگی کہ حضرت عائشہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔حضور ﷺ دعا مانگ کر وہاں سے چل دیے۔ جب دروازے پر پہنچے تو فرمایا کہ اے عائشہ میری دعا کی رقت کی وجہ سے تمہاری آنکھوں میں آنسو آ گئے ہیں تو سنو اس طرح کی دعا میں اپنی امت کے لیے روزانہ دومرتبہ مانگتا ہوں۔ایک ہماری دعا ہے کہ جو ہماری اپنی خواہشات کے لیے ہوتی ہے اور ان کی بے مثل دعا مبارک ہے کہ ہاتھ اٹھتے ہی صرف امتی کے لیے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا

لِكُلِّ نَبِيٍ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا ہر نبی کو ایک دعا دی گئی جو اس نے مانگی تو پوری

فَاسْتُجِيبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي ہوئی۔پس میں نے اپنی دعا روز قیامت میں

شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اپنی امت کے لیے رکھی ہے۔

صحیح بخاری،6305

تو کیسی بے مثل دعا ہے کہ دنیا میں ہوتو بھی امتی کے لیے آخرت میں ہوتو بھی امتی کے لیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ نے عرض کی حضور میری ماں کے لیے دعا فرمائیں کہ وہ مسلمان ہو جائے تو حضور ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے اور عرض کی

اَللّٰھُمَّ اَھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دے۔

ابھی ہاتھ نیچے نہیں ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی والدہ کو مسلمان کر دیا۔کیسی بے مثل دعا ہے جس کے صدقے سے اللہ تعالیٰ کافروں کو اسلام کی دولت عطا فرماتا ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

نماز جنازہ:

صَلُّوْ عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْ تَسْلِیْماً تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور (بڑے ادب ومحبت سے) سلام عرض کیا کرو۔ پ21 الاحزاب56

جس طرح حضور اکرم ﷺ بے مثل بشر ہیں اسی طرح ان کی نماز جنازہ بھی بے مثل اور بے مثال ہے۔کہ ہمارے ہاں امام نماز جنازہ پڑھاتا ہے وہاں کوئی امام نہ تھا اور نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ بھی بے مثل اور بے مثال تھا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے وصال مبارک پر آپ کی نماز جنازہ کیسے پڑھائی جائے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اولاً سب حجرے سے باہر نکل جائیں اور فرشتے درود وسلام پڑھیں پھر اہل بیت اکرام درود وسلام پڑھیں اور پھر دیگر صحابہ اکرام درود وسلام پڑھیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدیق اکبر جب نماز جنازہ کا طریقہ جانتے ہیں تو پھر سوال کیوں کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ کی نماز جنازہ کیسے پڑھائی جائے؟ اس سے پتہ چلتا ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی جانتے ہیں کہ حضور بشر تو ہیں لیکن بے مثال بشر ہیں اس لیے نماز جنازہ بھی بے مثال ہی ہوگی۔

ہم میں سے کسی کوئی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ امام پڑھاتا ہے لیکن حضور اکرم ﷺ ایسے بے مثل بشر ہیں کہ آپ ﷺ کی نماز جنازہ بغیر امام کے پڑھی گئی کیونکہ امام الانبیاء کی امامت کون کر سکتا ہے۔

علم مصطفےٰ ﷺ:

وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور سکھا دیا آپ کو جو کچھ بھی آپ نہ جانتے تھے

پ5 النساء 113

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو ہر قسم کے علم غیب سے نوازا۔ یہاں تک کہ آپ کو ما کان و ما یکون کا علم عطا فرمایا۔ ازل سے لے کر اب تک جو ہوا اور اب سے لے کر ابد تک جو بھی ہوگا سب کچھ حضور اکرم ﷺ اللہ کی عطا سے جانتے ہیں۔ اسی علم کی تعریف کرتے ہوئے میرے امام بولے۔

جو ہو چکا ہے جو ہوگا حضور ﷺ جانتے ہیں
تیری عطا سے خدایا حضور ﷺ جانتے ہیں

جب رسول اللہ ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

هٰذَا الْجِبَالُ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهُ	یہ (احد) پہاڑ ہم سے پیار کرتا ہے اور ہم اس سے پیار کرتے ہیں۔
صحیح بخاری، 4083	

کیسے بے مثل بشر ہیں کہ ایک پہاڑ کے دل کی بات بھی جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب تاجدار کائنات ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو پہاڑ نے محبت میں آ کر جھومنا شروع کر دیا۔

ایک انسان ہی انسان سے محبت کرتا ہے بے جان چیزیں انسان سے محبت نہیں کرتیں۔ لیکن تاجدار کائنات ﷺ ایسے بے مثل بشر ہیں کہ بے جان چیزیں بھی آپ ﷺ سے محبت کرتی ہیں۔ جیسے کہ

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرُ تَحَوَّلَ اِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَاَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ	نبی کریم ﷺ ایک لکڑی کے ٹکرے کے ساتھ ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے پس جب منبر بنا تو حضور منبر پر تشریف لے گئے۔ تو اس لکڑی کے ٹکرے نے سسکیاں بھرنی شروع کر دیں پس حضور ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اسے اپنے دست اقدس سے چھوا۔
صحیح بخاری، 3390	

تاجدار کائناتﷺ نے فرمایا کہ اگر ہم اس کو چپ نہ کرواتے تو یہ قیامت تک روتی رہتی۔ اللہ اکبر! ایک ہمارا علم ہے کہ ہم ایک انسان کے دل کی بات نہیں جان سکتے اور ایک تاجدار کائناتﷺ کا بے مثل علم ہے کہ لکڑی کے دل کی بات بھی جانتے ہیں کہ لکڑی کیوں رو رہی ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر اسے چپ نہ کروایا جاتا تو کب تک روتی رہتی۔

ایک ہمارا علم ہے کہ ہمیں خود معلوم نہیں کہ ہم کب پیدا ہوئے ہیں بلکہ ہمارے ماں باپ ہمیں ہماری پیدائش کے بارے میں بتاتے ہیں اور ایک تاجدار کائناتﷺ کا بے مثل علم ہے کہ فرمایا کہ میں تب بھی نبی تھا جب:

وَ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ آدم علیہ السام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

سنن ترمذی، 3609

اور جب آپﷺ کے وصال کا وقت آیا تو آپﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَ بَیْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَاللّٰهِ

صحیح بخاری، 466

بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے (یعنی مجھے) اختیار دیا کہ وہ دنیا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (ان دونوں میں سے) جسے چاہے اختیار کر لے تو اس نے (یعنی میں نے) آخرت کو اختیار کیا۔

ایک ہم ہیں کہ ہمیں اپنی پیدائش کا علم نہیں اور ایک تاجدار کائناتﷺ ہیں کہ اپنی

پیدائش کے بارے میں بھی جانتے ہیں اور اپنے وصال کے بارے میں بھی جانتے ہیں۔اور صرف اپنی پیدائش کے بارے میں ہی نہیں بلکہ دوسروں کی پیدائش کے بارے میں بھی جانتے ہیں۔جیسا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو تو:

فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِی پس عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہوئے

قَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اور عرض کی حضور میرا باپ کون ہے؟ تو

فَقَالَ حُذَافَةُ خازن، 382/1 حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔

دوسرے شخص نے پوچھا میرا ٹھکانہ کیا ہے۔فرمایا تیرا ٹھکانہ جہنم ہے۔تو ایک ہمارا علم ہے کہ ہمیں ہماری پیدائش کے بارے میں خود علم نہیں ہوتا بلکہ ہمارے والدین بتاتے ہیں جبکہ آخرت کے بارے میں تو کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کا ٹھکانہ جنت ہے کہ جہنم ہے۔تو ایک ہمارا علم ہے کہ نہ ہمیں اپنی پیدائش کا پتہ ہے نہ اپنے انجام کا پتہ ہے اور ایک تاجدار کائنات ﷺ کا بے مثل علم مبارک ہے کہ لوگوں کی پیدائش کے بارے میں بھی جانتے ہیں اور ان کے انجام کے بارے میں بھی جانتے ہیں۔

قرآن پاک میں حروف مقطعات ہیں جن کا علم کسی کے پاس نہیں۔ان الفاظ کا علم نہ کسی عالم دین کے پاس ہے اور نہ ہی جبریل امین کے پاس ہے۔تو تاجدار کائنات ﷺ کا علم کتنا بے مثل ہے کہ جن حروف کا مطلب نہ عالم دین جانتا ہے اور نہ ہی فرشتوں کا سردار جبریل امین جانتا ہے اسے حضور اکرم ﷺ جانتے ہیں۔

دل میں ہے اگر ایمان تو ان کا علم دیکھ
ما کان ما یکون سے آگے کی بات کر

ہر چیز کا علم قرآن پاک میں ہے۔اور قرآن مصطفےٰ ﷺ کے سینے میں ہے۔تو جب ہر چیز کا علم قرآن میں ہے اور حضور کا علم ہر چیز سے بڑھ کر ہے تو پتہ چلا کہ حضور اکرم ﷺ کا علم قرآن پاک سے بھی زیادہ ہے۔